REGD No L 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

جلد ۳ | ۲ ظہور ۱۳۲۸ ہش | ۲ اگست ۱۹۴۹ء | نمبر ۱۷۵

لاتعداد پرخلوص پاکستانیوں نے سر فرانسس موڈی کو الوداع کہا

پاک پنجاب کے پہلے پاکستانی گورنر کی آمد آمد

لاہور یکم اگست۔ مغربی پنجاب کے گورنر ہز ایکسلنسی سر فرانسس موڈی آج صبح پاکستان میل کے ذریعہ کراچی کے لئے روانہ ہوگئے۔ جہاں سے ۴ اگست کو "ڈارا" نامی جہاز پر سوار ہوکر عازم انگلستان ہوں گے۔ آج بے شمار اعلیٰ سول و فوجی حکام کے علاوہ صوبے کے لاتعداد عوام نے آپ کو الوداع کہی۔ آپ پر پھولوں کی بارش کی۔ اور آپ کے ڈبے کو ہار پہنا پہنا کر دلہن بنا دیا۔ سر فرانسس موڈی بھی پاکستانیوں کے اس خلوص سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکے۔ آپ نے اس مجمع کثیر سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔ پاکستان کی خدمت کے لئے مجھ سے جو کچھ بھی بن پڑے گا۔ نہایت تندہی سے انجام دیتا رہوں گا۔ آپ نے کہا۔ مغربی پنجاب کے عوام کا خلوص اور تعاون مجھ سے کبھی بھلایا نہیں جا سکے گا۔ میں جہاں کہیں بھی رہوں گا۔ پاکستان کے اس مخلص خطے کے باشندوں کے شاندار مستقبل کے لئے دعا کرتا رہوں گا۔ یہ امر قابل ذکر ہے۔ کہ سر فرانسس موڈی کے جانشین مغربی پنجاب کے پہلے پاکستانی گورنر ہز ایکسلنسی سردار عبد الرب نشتر کل صبح پاکستان ایکسپریس سے لاہور پہنچ رہے ہیں۔ صوبہ میں گذشتہ ہفتہ سے آپ کے لئے تیاریاں شروع ہیں۔ ہز ایکسلنسی سردار عبد الرب نشتر کل شام کے چھ بجے گورنمنٹ ہاؤس میں اپنے عہدہ کا حلف اٹھائیں گے۔ حلف اٹھوانے کی رسم مغربی پنجاب ہائی کورٹ کے جج مسٹر جسٹس خورشید الزمان ادا کریں گے۔ موڈی کل کراچی سے ہی بذریعہ تار آپ کو اپنے عہدے کا چارج دے دیں گے۔ (سٹاف رپورٹر)

عارضی صلح میں سیاسی رکاوٹوں کو دور کرنے کی بات چیت کے لئے کمیشن کے صدر نئی دہلی روانہ ہوگئے

سری نگر یکم اگست۔ آج کشمیر میں عارضی صلح کے سلسلے میں سیاسی رکاوٹوں کو دور کرنے کے متعلق بات چیت کرنے کے لئے اتحادی قوموں کے کشمیر کمیشن کے صدر کمیشن کے خاص ہوائی جہاز پر سری نگر سے نئی دہلی روانہ ہوگئے۔ آپ کے ساتھ کمیشن کے چیکوسلواکی اتحادی قوموں کے سکرٹری جنرل کے ذاتی نمائندے مسٹر ایرک کالین بھی ہیں۔ کمیشن کا منشا ہے۔ کہ حدود کے متعلق عارضی سمجھوتہ ہو جانے کے بعد کمیشن کی ۱۳ اگست کی قرارداد کے دوسرے حصے پر عملدرآمد کے لئے عارضی صلح میں سیاسی رکاوٹوں کو جلد از جلد دور کیا جائے۔ کمیشن کے صدر اپنے رفقاء کار کے ہمراہ ہندوستان میں حکومت سے بات چیت کرنے کے بعد کراچی آجائیں گے۔ اور حکومت پاکستان سے مزعومہ امور پر بات چیت کریں گے۔ یقین کیا جاتا ہے۔ کہ کمیشن کے یہ ارکان قریباً ایک ہفتہ تک سری نگر سے باہر رہیں گے۔

لکھنؤ یکم اگست۔ یو۔ پی کی حکومت نے صوبے کے بارہ ضلعوں میں مسلمانوں کی جائیداد کے تبادلے ممنوع قرار دیدئے ہیں۔ اور سرکاری طور پر اعلان کر دیا ہے۔ کہ سرکاری منظوری کے بغیر تبادلہ جائیداد ناجائز متصور ہوگا۔

کمیونزم کے خلاف چیلنج

لندن یکم اگست۔ نئی غیر کمیونسٹ "ٹریڈ یونین انٹرنیشنل" کے منتظمین کے لئے خوشی کی بات ہے۔ کہ روسی اس پر بڑی سنجیدگی سے غور کر رہے ہیں۔ میلان میں ورلڈ فیڈریشن آف ٹریڈ یونین کانگرس میں روسی وفد کے صدر نے جو کچھ کہا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ روسی بہت متاثر ہوئے ہیں۔

روسی وفد کے صدر نے کہا۔ "جینوا کے تفرقہ پرداز اینگلو امریکی سرمایہ داروں کے غلاموں کا ایک ناجائز گٹھ جوڑ ہے۔ یہ دہشت انگیزی اور سیاسی غلبے کا آلہ ہے۔ اور مزدوروں سے غداری پر تلا ہوا ہے۔" یہ کانگرس* میلان میں ہوئی۔ اس میں امن کے لئے جدوجہد کا اعلان کیا گیا۔ اور کہا گیا کہ یہ جدوجہد اکا دکا مقامات پر نہیں کبھی کبھی نہیں ہر جگہ روزانہ باقاعدگی کے ساتھ اور پورے عزم سے شروع کی جائے۔

آزاد کشمیر کو اناج بہم پہنچایئے

کراچی یکم اگست۔ آج کراچی میں سندھ کے وزیراعظم مسٹر یوسف ہارون نے بیان دیتے ہوئے کہا۔ صوبہ سندھ کو آزاد کشمیر کے مہاجرین کو اناج کے عطیے بھیجنے میں گرمجوشی سے حصہ لینا چاہیئے۔ آپ نے کہا یہ لوگ بے کسی و بے چارگی میں جدوجہد آزادی کے لئے سرگرم عمل ہیں۔ ہم نے انہیں مفت اناج پہنچانے کی ذمہ داری لی ہے۔ اس ذمہ داری کو ہمیں حصہ رسدی بٹانا چاہیئے۔ مغربی پنجاب نے اس تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا ہے۔ سندھ بھی زیادہ اناج پیدا کرنے والا صوبہ ہے۔ لہٰذا اسے بھی اسی قسم کے قیمتی عطیے دینے چاہئیں۔

مغربی پنجاب کا موجودہ تکدر عارضی ہے۔ فضا جلد بحال ہو جائیگی (نشتر)

کراچی یکم اگست۔ انجمن مسلمانان پنجاب کراچی کی طرف سے پیش کئے جانے والے ایک سپاسنامے کا جواب دیتے ہوئے مغربی پنجاب کے پہلے پاکستانی گورنر ہز ایکسلنسی سردار عبد الرب نشتر نے فرمایا۔ قائد اعظم فرمایا کرتے تھے۔ مغربی پنجاب کا کپتان کا محافظ ہے۔ اس لئے پاکستان کے تحفظ کا تقاضا ہے۔ کہ عام سیاسی فضاء کو جلد از جلد بحال کر دیا جائے۔ آپ نے کہا۔ میں مغربی پنجاب میں حکومت کے لئے نہیں بلکہ عوام کی خدمت کے لئے جا رہا ہوں۔ میں عوام سے براہ راست تعلقات پیدا کروں گا۔ عوام کا بھی تعاون حاصل کروں گا۔ اور مجھے امید ہے۔ میں صوبے کے مسائل کا حل نکالنے میں کامیاب ہو جاؤں گا۔

آپ نے تقریر کے آخر میں کہا۔ مغربی پنجاب کے عوام کو دل شکستہ ہونے کی ضرورت نہیں۔ یہ تکدر عارضی ہے۔ اور ہم سب کی متحدہ کوششوں سے یہ سب کچھ بہت جلد بحال ہو جائے گا۔ سپاسنامے میں انجمن کے صدر مسٹر ایچ۔ ایم۔ حبیب اللہ نے کہا۔ سردار عبد الرب نشتر ایک آزمودہ کار سپاہی۔ پاک طینت مسلمان اور کامیاب سیاستدان ہیں۔ آپ نے سپاسنامے میں امید ظاہر کی کہ نیا نامزد گورنر جو عوام ہی میں سے ہے۔ عوام کے جذبات کا احساس رکھتے ہوئے جلد ہی صوبے کے موجودہ انتشار و تکدر کو دور کرنے میں کامیاب ہو جائے گا۔

ہوائی فوج کے افسروں اور ہوا بازوں کی بھرتی

لاہور یکم اگست۔ محکمہ تعلقات عامہ مغربی پنجاب کی ایک سرکاری اطلاع مظہر ہے۔ فلائٹ لیفٹیننٹ ایم ماقر ائر سیلیکشن افسر رائل پاکستان ہوائی فوج میں افسران اور ہوا بازوں کی بھرتی کے لئے امیدواروں سے حسب ذیل مقامات میں ملاقات کریں گے امیدواروں کو چاہیئے۔ کہ افسر مذکور سے ان جگہوں پر ملیں۔

مقام	تاریخ
پی ڈبلیو۔ ڈی ریسٹ ہاؤس گجرات	۴ اگست ۱۹۴۹ء
سٹیٹ گیسٹ ہاؤس بہاولپور	۱۸ اگست ۱۹۴۹ء
حفتہ روزگار سرگودھا	۲۵ اگست ۱۹۴۹ء

شاعروں کی عید

لاہور ۳۱ جولائی۔ اوپن ایئر تھیٹر میں کل رات ایک عدیم النظیر مشاعرہ منعقد ہوا۔ جس میں مشاعرے کی مہتمم انجمن نے شور و غوغا کو ناکام بنانے کی کامیاب کوشش کی۔ ایک شاندار اور رنگین سٹ لگایا گیا۔ جس نے حاضرین کو مبہوت کر دیا۔ یوں معلوم ہوتا تھا۔ کہ یہ کسی ایسی فلم کا منظر ہے۔ جو مغلوں کے اور حکومت سے متعلق ہو۔ پانچ ہزار حاضرین تین گھنٹے تک بالکل خاموش بیٹھے شاعروں کا کلام سنتے رہے۔ ماحول پر کامل سکوت تھا۔ اور یہ خاموشی اس وقت ٹوٹتی تھی۔ جب شاعروں کو داد تحسین دی جاتی تھی۔ پھولوں کے دروازے میں گذر کر نیم دائرے کی صورت کے دربار میں کھڑے ہو کر تقریباً ۵۰ شعراء نے اپنا کلام سنایا۔ مشاعرہ ڈسٹرکٹ ہسپتال کی مالی امداد کے لئے منعقد کیا گیا۔ کرنل فیض احمد فیض نے صدارت کی۔ ثاقب زیروی کے کلام کو خاص طور پر پسند کیا گیا۔ ریڈیو پاکستان نے مشاعرے کی کاروائی کا کچھ حصہ نشر کیا۔ اس کی فلم بھی تیار کی گئی۔ (زمیندار)

الاٹ شدہ فیکٹریوں کا معائنہ

لاہور یکم اگست۔ محکمہ تعلقات عامہ مغربی پنجاب کی سرکاری اطلاع ہے کہ صنعت و حرفت اور نو آبادکاری کے محکموں کے افسر اگست کے مہینہ میں مغربی پنجاب کے تمام ضلعوں میں الاٹ شدہ فیکٹریوں کا معائنہ کریں گے۔ الاٹیوں کو مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ ان افسروں کو مطلوبہ اطلاع فراہم کرنے میں امداد دینے کی غرض سے معائنہ کے وقت خود حاضر رہیں۔ یا اپنے کارندوں کو موقع پر موجود رہنے کا اختیار دیں۔ معائنہ کی تاریخوں کے متعلق الاٹیوں کو فرداً فرداً نوٹس جاری کئے جا رہے ہیں۔ معائنہ کرنے والے افسر الاٹیوں سے خام مواد کے حصول اور پیداوار میں ترقی کے سلسلہ میں پیش آمدہ مشکلات کے متعلق تازہ اطلاع حاصل کریں گے۔ اور بتایا جائیگا۔ کہ کس طرح ان مشکلات پر عبور حاصل کیا جا سکتا ہے۔

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی

پرنٹر و پبلشر مسعود احمد نے ویسٹ پنجاب پرنٹنگ پریس موہن لال روڈ لاہور میں طبع کرا کر ۳۰ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

رمضان المبارک کے اختتام کے موقعہ پر کوئٹہ میں اجتماعی دعا

اور

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کا جماعت کو ایک اہم ارشاد

رمضان المبارک کے علاوہ دوسرے ایام میں بھی روزے رکھنے چاہئیں

مرتبہ۔ سلطان احمد صاحب پیر کوٹی

رمضان المبارک کے اختتام پر اجتماعی دعا کے لئے ۲۶ جولائی ۱۹۴۹ء کو ۷ بجے شام جماعت احمدیہ کوئٹہ کے تمام احمدی احباب مردوزن پارک ہاؤس میں جمع ہوئے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے بھی باوجود ناسازیٔ طبع اس میں شمولیت فرمائی۔ دعا شروع کرنے سے پہلے حضور نے ایک مختصر سی تقریر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ رمضان بڑی برکتوں والا مہینہ ہے۔ اس میں انسان خدا تعالےٰ کے فضلوں کے حصول کے لئے جتنی بھی کوشش کر سکے اسے کرنی چاہئیے۔ سب سے بڑا سبق جو رمضان ہمیں دینے کے لئے آتا ہے وہ یہ ہے کہ مومن کو چاہئیے کہ اپنی روحانیت کی تکمیل کے لئے دوسرے ایام میں بھی روزے رکھتا رہے۔ مگر افسوس ہے کہ اس زمانہ میں اس طرف بہت کم توجہ کی جاتی ہے۔ جب رمضان آتا ہے۔ تو لوگ روزے رکھنے شروع کر دیتے ہیں۔ اور بعض دفعہ اتنا تشدد کرتے ہیں۔ کہ مسافر اور مریض بھی روزے رکھتے ہیں۔ اور کوئی نہ کوئی ایسی توجیہہ تلاش کرنے کی کوشش کرتے ہیں جس سے ان کے لئے روزہ رکھنا جائز قرار دیا جا سکے۔ لیکن اس کے بعد سارا سال اس سبق کو بھلا دیا جاتا ہے۔ اور کبھی نفلی روزے نہیں رکھے جاتے حالانکہ یہ ایام صرف اپنی ذات میں ہی نہیں بلکہ دوسرے ایام میں بھی روزے رکھنے کی طرف توجہ دلاتے ہیں۔

اسلام کی بڑی بڑی عبادتیں نماز۔ روزہ۔ زکوٰۃ اور حج ہیں۔ لیکن اگر ہم غور کے ساتھ کام لیں۔ تو ہمیں یہ چاروں عبادتیں نوافل کے ساتھ وابستہ نظر آتی ہیں۔ مثلاً نماز کے لئے اگرچہ دن میں پانچ وقت مقرر ہیں۔ لیکن اس کے ساتھ کئی نوافل لگا دیئے گئے ہیں۔ حج اگرچہ سال میں ایک دفعہ مقرر ہے۔ مگر اسکے ساتھ عمرہ لگا دیا گیا ہے۔ جو سال میں ہر وقت ہو سکتا ہے۔ زکوٰۃ اگرچہ سال میں ایک دفعہ مقرر ہے۔ مگر اس کے ساتھ صدقہ لگا دیا گیا ہے۔ جو ہر وقت کیا جا سکتا ہے۔ اسی طرح رمضان بھی یہ بتانے کے لئے آتا ہے۔ کہ دوسرے ایام میں بھی ہمیں روزے رکھنے چاہئیں۔ گویا رمضان ٹریننگ کا مہینہ ہے۔ اور جس غرض کے لئے اس میں مشق کرائی جاتی ہے۔ اگر وہ پوری نہ ہو تو مشق کا فائدہ ہی کیا؟ ایک سپاہی کو پریڈ گولی چلانا اور دوسرے فنون حرب اسی لئے سکھائے جاتے ہیں۔ تا وہ وقت آنے پر قوم اور ملک کی خدمت کر سکے۔ اگر وہ وقت پر یہ کہہ دے۔ کہ میں نے جو کچھ کرنا تھا ٹریننگ کے عرصہ میں کر لیا ہے تو اسے کون عقلمند کہے گا۔

صحابہؓ میں نفلی روزے رکھنے کا خاص جوش پایا جاتا تھا۔ لیکن میں دیکھتا ہوں کہ ہماری جماعت کے دوست اس طرف بہت کم توجہ دیتے ہیں۔ دوستوں کو چاہئیے کہ علاوہ رمضان میں روزے رکھنے کے نفلی روزے بھی وقتاً فوقتاً رکھتے رہا کریں۔ اس سے جہاں روزے رکھنے والے کو ثواب ملے گا۔ وہاں دوسرے لوگوں میں بھی روزوں کی تحریک جاری ہو گی۔ بے شک رمضان میں برکتیں زیادہ ہیں۔ لیکن یہ اسی لئے آتا ہے۔ کہ تا مومنوں کو اس بات کی عادت ڈالے۔ کہ وہ دوسرے ایام میں بھی روزے رکھ کر اپنی روحانیت کی تکمیل کیا کریں۔

اس نصیحت کے بعد حضور نے احباب سمیت لمبی دعا فرمائی۔

اختتام دعا پر جماعت احمدیہ کوئٹہ کی طرف سے سب احباب کی افطاری کرائی گئی۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت کے لئے صدقہ اور دعا

عید کی نماز کے بعد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت کے واسطے اجتماعی دعا کرائی گئی۔ اور ایک بکرا ذبح کرا کر بطور صدقہ غربا میں تقسیم کروایا گیا۔

خاکسار خادم محمد ایوب بی۔ اے (علیگ) امیر جماعت احمدیہ بھیرہ (شاہ پور)

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت کے واسطے اجتماعی اور انفرادی دعاؤں کا سلسلہ شروع ہے (۳۰ ۱۹۴۹ء) آج صبح ایک بکرا بھی بطور صدقہ ذبح کیا گیا۔ اللہ تعالےٰ حضور کو صحت کاملہ عطا فرمائے۔

غلام رسول نائب امیر جماعت احمدیہ سرگودھا

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق اطلاع

مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب بذریعہ خط اطلاع دیتے ہیں۔

کوئٹہ ۲۵ جولائی۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی طبیعت کل سے ناساز ہے اسہال آ رہے ہیں۔ اور درد نقرس کا پھر دورہ ہو گیا ہے۔

۲۶ جولائی۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت کل سے درد نقرس سے ناساز ہے آج (گیارہ بجے) دریافت کرنے پر فرمایا ہے۔ گھٹنے کی درد بڑھ رہی ہے۔

۲۷ جولائی۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی طبیعت تا حال درد نقرس سے ناساز ہے۔ آج دریافت کرنے پر حضور نے فرمایا کہ درد زیادہ ہو رہی ہے۔ احباب حضور کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرماتے رہیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی اور دیگر افراد خاندان نبوت خیریت سے ہیں۔ الحمد للہ

۲۹ جولائی:۔ آج طبیعت دریافت کرنے پر حضور نے فرمایا۔ نقرس سے گھٹنوں میں درد اور ورم ہے۔ ۲۸ جولائی پونے دس بجے صبح

جشن آزادی کے متعلق ضروری اعلان

دوستوں کو معلوم ہے کہ ۱۵ اگست کو یوم آزادی منایا جا رہا ہے۔ لاہور میں اس روز باغ جناح میں ایک بہت بڑے جشن کا انتظام کیا گیا ہے۔ اس جشن میں حصہ لینے والے احمدیوں کو چاہئیے کہ اپنے نام محترمی و مکرمی حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے کی خدمت میں آج (۲ اگست) ہی بھیج دیں۔ اس کا چندہ پانچ روپے فی کس ہے۔ نام کے ہمراہ چندے کی رقم بھی بھیجی جانے۔

خاکسار۔ محمد اسلم نائب امیر جماعت احمدیہ لاہور

بقیہ صفحہ ۳

ہمارا معاشی نظام سرمایہ داری اور جاگیرداری کے ڈھنگ پر چل رہا ہے۔ ہمارے ملازمین معاوضوں کے ظالمانہ نظام کے خلاف مضطرب ہیں۔ ہمارے مزدور اپنی حق تلفیوں پر تلملا رہے ہیں۔ ہماری تجارت کی رگوں میں سٹہ بازی اور ذخیرہ اندوزی کا زہر گردش کر رہا ہے ہماری معاشرتی زندگی میں بے پردگی، بے حیائی کے فروغ کی کھلی کوششیں کی جا رہی ہیں۔ الغرض ہمارا اجتماعی زندگی کا نقشہ ویسا ہی ہے جیسے "قرار داد مقاصد" کے خوشنما لفظوں سے پہلے تھا ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

پس اگر اسلامی نظام کو ہم چلتے ہوئے دیکھنا چاہتے ہیں تو ہم کو اسلام کے منشا کے مطابق اپنے اندر سے صالح لوگوں کو چھانٹ کر برسر اقتدار لانا ہو گا۔ ورنہ اسلام کی گاڑی غیر اسلامی ذہنیت و سپرٹ کے ڈرائیوروں کے ہاتھوں کبھی نہ چل سکے گی ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

پس اب ہر اس مسلمان کا جو اسلامی نظام کو مملکت کی فلاح کا ضامن سمجھتا ہے۔ یہ عین شرعی فریضہ ہے کہ وہ اس قیادت سے مملکت کو نجات دلانے اور آنے والے انتخابات میں ایک صالح قیادت کو بروئے کار لانے کی پوری پوری جدوجہد آج ہی شروع کر دے۔ تاکہ وقت آنے پر سیاست کے پرانے بیوپاریوں کا مقابلہ کر سکے۔ نئے ایک مضبوط رائے عامہ موجود ہو ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

ہماری جدوجہد کا نیا مرحلہ

اسلامی اصولوں پر ——— نئے انتخابات

اسلامی نظام چلانے کیلئے ——— نئی صالح قیادت

اسلامی دستور بنانے کیلئے ——— نئی دستور ساز اسمبلی

اسلامی سرحدی تحفیم کیلئے ——— نیا نظم و نسق

جماعت اسلامی اس جدوجہد میں ہر مسلمان کا تعاون طلب کرتی ہے" (شعبہ نشر و اشاعت جماعت اسلامی لاہور)

ان اقتباسات کو پڑھ کر ایک معمولی سمجھ کا انسان بھی سمجھ سکتا ہے کہ کو ٹکٹ شائع کرنے والی جماعت کے خود اپنے ذہن میں اسلامی نظام کا کوئی تصور موجود نہیں ہے یا اگر ہے تو اس ٹریکٹ میں اس کا کوئی اظہار نہیں کیا گیا۔ وہ اپنے زعم میں ویک صالح قیادت کو برسر اقتدار لانا چاہتی ہے۔ خواہ اسکے لئے لادینی طریق انتخاب ہی میں کیوں نہ حصہ لینا پڑے۔ بیشک اس نے "ہماری جدوجہد کا نیا مرحلہ" کے زیر عنوان پہلی چیز "اسلامی اصولوں پر نئے انتخابات" بتائی ہے۔ لیکن یہ بتانے کی زحمت نہیں کی کہ انتخاب کے وہ اسلامی اصول کیا ہیں۔ اگر انتخاب کے اسلامی اصول وہ ہیں جن کے مطابق چاروں خلفائے راشدہ منتخب ہوئے تھے تو پھر ہمیں سمجھ نہیں آتی کہ اس فقرہ کا کیا مطلب ہے۔

"ہر مسلمان کا ۔ ۔ ۔ یہ عین شرعی فریضہ ہے کہ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ آنے والے انتخابات میں ایک صالح قیادت کو بروئے کار لانے کی پوری پوری جدوجہد کرے۔ (باقی صفحہ پر)

روزنامہ ——— الفضل ——— لاہور

۲ اگست ۱۹۴۹ء

طریق کار

دنیا میں کوئی بھی حقیقی مسلمان ایسا نہیں ہوسکتا جو یہ خواہش نہ رکھتا ہو۔ کہ نہ صرف کسی ایک ملک میں بلکہ تمام دنیا کے ممالک میں اسلامی اصولوں کے مطابق حکومتیں قائم ہوں۔ لیکن اسکے باوجود ایک صاحب ہوش اور عقلمند مسلمان اتنی بات بھی اچھی طرح سے سمجھ سکتا ہے۔ کہ کسی ملک میں کوئی نظام حکومت خاص طور پر اسلامی نظام حکومت اسی وقت قائم ہوسکتا ہے۔ جب اس ملک کے باشندوں کی اکثر اکثریت پورے اسلام کو نہ صرف خیالی طور پر بلکہ عملی طور پر قبول کرلے۔ یہ اصول تو عام دنیاوی حکومتوں کے قیام کے لئے بھی بنیادی اصول ہے۔ کسی ملک میں کسی دنیاوی پارٹی کی حکومت بھی پائیدار طور پر قیام پذیر نہیں ہوسکتی۔ جب تک حکومت کی پشت پناہ ملک کی اکثر اکثریت نہ ہو۔ جو اس پارٹی کے پروگرام پر حقیقی ایمان رکھتی ہو۔ اگر ایک اقلیت کسی طرح یہ مقام حاصل بھی کرلے تو اس کا قیام تادیر ناممکن ہے۔ جب بھی موقعہ ملے گا کوئی دوسری پارٹی جس کی اکثریت ہوگی ایسی اقلیت کو حکومت کے تخت سے نیچے کھینچ لیگی۔ اور خود اس کی جگہ پر قابض ہوجائیگی۔

اسلامی حکومت کا ناپائدار قیام تو دنیاوی پارٹیوں کی حکومت سے کہیں اور بھی اس وقت تک مشکل ہے۔ جب تک ملک میں اس کی پشت پناہ ایک واضح اکثریت نہ ہو جس کا ایمان محکم ہو۔ کیونکہ عام دنیاوی پارٹیوں میں صرف زبانی ایمان لے آنا کافی ہوتا ہے۔ لیکن اسلام کی صورت میں صرف ایمان عملی تصدیق کے بغیر کوئی وقعت نہیں رکھتا۔ قرآن کریم میں تقریباً ہر جگہ امنوا کے ساتھ عملوا الصالحات کی شرط ضروری لگائی گئی ہے۔ اس لئے جب تک ایک ملک کی اکثر اکثریت نہ صرف اسلامی اصولوں پر ایمان رکھتی ہو۔ بلکہ اپنے ایمان کا ثبوت اعمال صالح سے دیتی ہو اس وقت تک اس ملک میں کوئی بھی قیادت خواہ اسکے افراد کتنے بھی صالح ہوں قائم نہیں ہوسکتی۔ اور اگر کسی طرح قائم ہو بھی جائے تو اپنی قیادت کو تادیر قائم نہیں رکھ سکتی۔ جس طرح مضبوط سے مضبوط عمارت بھی مضبوط بنیاد کے بغیر کھڑی نہیں رہ سکتی۔ اسی طرح ایسی قیادت بھی خواہ وہ فی ذاتہ کتنی ہی صالح کیوں نہ ہو۔ ایک ایسے ملک میں جس کی اکثر اکثریت غیر صالح ہو قیام پذیر نہیں ہوسکتی۔ یہی وجہ ہے کہ عقلمند معمار کوئی عمارت کھڑی کرنے سے پیشتر مضبوط سے مضبوط بنیاد بناتا ہے اور یہی وجہ ہے کہ انبیاء علیہم السلام ہمیشہ نیچے سے کام شروع کرتے ہیں۔ اور ملک کے حکومتی نظام میں دخل اندازی نہیں کرتے۔ بلکہ ایسی اکثر اکثریت ملک میں بناتے ہیں۔ جن میں صالح نظام حکومت اس طرح قدرتی طور پر ظہور پذیر ہوتا ہے۔ جس طرح ایک درخت میں پتے پھول اور پھل قدرتی طور پر ظہور پذیر ہوتے ہیں۔ اس لئے اگر ایک غیر صالح اکثریت پر صالح اقلیت کا اقتدار قائم بھی ہوجائے۔ تو ملک میں بدامنی اور بغاوت پھیل جانے کا اندیشہ ہے

ہم دیکھتے ہیں کہ دنیاوی پارٹیاں بزور قوت برسراقتدار آنے کی کوشش کرتی ہیں۔ جس کا نتیجہ ہمیشہ فتنہ و فساد ہوتا ہے۔ دنیاوی پارٹی جو اقلیت میں ہو اگر برسراقتدار آنے کی کوشش کرتی ہے۔ تو ضرور ہے کہ اس کے ساتھ ایسی دنیاوی طاقت بھی اتنی بڑی ہو کہ وہ قائم شدہ نظام کی فوجی قوت کو توڑ سکے۔ اول تو دنیا میں ایسا بہت کم ہوا ہے۔ کیونکہ ایک اقلیت کے پاس اتنی بڑی طاقت جمع ہونا محالات سے ہے۔ اور اگر ایسا ممکن بھی ہوا ہی تو بے حد خون ریزی کے بعد کیونکہ ملک میں قائم شدہ پارٹی کے پاس بھی قوت کا وافر ذخیرہ موجود ہوتا ہے۔ اگر ایک ایسی دنیاوی پارٹی بھی جس کو اکثریت کا سہارا ہو برسراقتدار آنا چاہے تو اسکو بھی اپنے مقصد کو حاصل کرنے کے لئے خون کے دریا سے گزرنا پڑتا ہے۔ دنیا میں جتنے بھی بڑے بڑے تاریخی انقلابات ہوئے ہیں اس پر شاہد ہیں۔ فرانس اور روس کے انقلابات عظیم اس کی واضح شہادتیں ہیں۔ دنیاوی پارٹیوں کے ائمہ جائز و ناجائز کی پرواہ نہیں کرتے۔ اور نہ خون ریزی کو برا سمجھتے ہیں

اس کے برخلاف انبیاء علیہم السلام کا مشن دنیا میں امن و امان کی روح پیدا کرنا ہوتا ہے۔ وہ اپنا طریق کار اللہ تعالےٰ کی راہ نمائی میں اختیار کرتے ہیں جس میں نہایت درجہ کی احتیاط کو مدنظر رکھا جاتا ہے۔ اور وہ تلوار صرف اس وقت اٹھاتے ہیں۔ جب انتہائی طور پر مجبور ہوجاتے ہیں۔ اس میں بھی وہ ایسی شرائط کی پابندی کرتے ہیں۔ کہ جو عام انصاف کے مطابق قابل اعتنا نہیں سمجھی جاتیں۔ حالانکہ دنیا نے تمام انبیاء اور انکے پیروؤں کو ایذائیں اور تکلیفیں پہونچائی ہیں۔ ان کو اور ان کے پیروؤں کو ہر طرح سے ذلیل و رسوا کرنے کی کوشش کی ہے زدوکوب کیا ہے۔ پتھروں اور اینٹوں سے زخمی کیا ہے۔ پھانسی پر لٹکایا ہے سنگسار کیا ہے گھروں سے نکالا ہے۔ ان کی جائدادیں چھین لی ہیں۔ الغرض ان پر اور ان کے پیروؤں پر طرح طرح کے مظالم توڑے ہیں۔ لیکن اس کے باوجود صرف چند ہی انبیاء علیہم السلام ایسے ہوئے ہیں۔ جن کی حالت ایسے نازک نقطہ پر پہونچ گئی ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ نے ان کو دشمنوں کے خلاف تلوار کا جواب تلوار سے دینے کی اجازت دی ہے۔ اور وہ بھی تا مگر ان انبیاء علیہم السلام کو جو نئی شریعت لاتے رہے ہیں۔ ویسے اگر کسی ملک میں ان کی حکومت پہلے ہی قائم تھی۔ تو ملک کی حفاظت کے لئے اور اس کی سرحدوں کو محفوظ رکھنے کے لئے فوجی طاقت کا استعمال جائز بلکہ مستحسن قرار دیا گیا ہے۔ جیسا کہ بعض بنی اسرائیلی انبیاء علیہم السلام کی صورت میں ہوا۔

ہمیں انبیاء علیہم السلام کی تاریخ میں ایک بھی نبی کی ایسی مثال نہیں ملتی۔ کہ جس نے ملک میں انقلاب پیدا کرنے کے لئے کوئی سیاسی پارٹی بنائی ہو۔ جس کا منتہائے مقصد یہ ہو۔ کہ خواہ اس کی پارٹی اقلیت میں ہو خواہ اکثریت میں وہ فوجی طاقت کے ذریعہ ملک کی حکومت پر قابض ہوجانے تا مگر اس غرض کے لئے کہ اس طرح اللہ تعالےٰ کا دین اس ملک میں کامیاب ہوجائے گا۔ کسی اللہ تعالےٰ کے فرستادہ یا کسی حقیقی اسلامی پارٹی کا دامن ایسے افعال سے آلودہ نہیں ہوا۔ کبھی کسی نبی یا کسی جماعت صالحین نے ایسی پارٹی نہیں بنائی۔ جس نے عام سیاسی طریقوں سے ملک کی قیادت پر قبضہ کرنے کو اپنے پروگرام کا بنیادی اصول قرار دیا ہو۔ اس کی وجہ ظاہر ہے کہ ایسا طریق کار فتنہ و فساد سے مبرا نہیں ہوسکتا۔ اور خواہ کامیابی سو فیصدی بھی ممکن ہو ایسی کامیابی ملک کا امن برباد کئے بغیر نہیں ہوسکتی۔ اور کسی ملک کا امن برباد کرنے سے زیادہ اللہ تعالےٰ کے نزدیک کوئی فعل شنیع نہیں ہے۔ اسی لئے اس نے صاف لفظوں میں فرمادیا ہے۔ الفتنۃ اشد من القتل۔ انبیاء علیہم السلام بے شک ایک جماعت بناتے ہیں۔ اور یہ جماعت انقلاب لانے ہی کے لئے بناتے ہیں۔ مگر حاشا وکلا ان کی جماعت ان معنوں میں سیاسی نہیں ہوتی۔ جن معنوں میں آج بعض اسلامی ممالک میں سیاسی اسلامی جماعتیں بن گئی ہیں۔ اور نہ ان کا انقلاب لانے کا طریق کار وہ طریق کار ہوتا ہے۔ جو صرف ائمۃ الکفر کو ہی زیب دیتا ہے۔

ہمارے سامنے اس وقت ایک ٹریکٹ ہے۔ جو ایک اسی قسم کی ایک دراصل سیاسی مگر نام نہاد اسلامی پارٹی کی طرف سے شائع ہوا ہے۔ جس قسم کی سیاسی اسلامی پارٹیوں کا ہم نے ابھی ذکر کیا ہے۔ ہم اس ٹریکٹ کے چند اقتباسات درج کرتے ہیں۔ جو اس بات کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔ کہ ایسی جماعتوں کی سرگرمیاں ملک میں فتنہ و فساد کا دروازہ کھولے بغیر اور کا فرانہ نظاموں کے اصول اختیار کئے بغیر کوئی انقلاب پیدا نہیں کرسکتیں۔ اور ان کو وہی راہ اختیار کرنا پڑتی ہے۔ جو لادینی پارٹیوں کا طرۂ امتیاز ہے۔ جس کو انبیاء علیہم السلام اور صالحین کے طریق کار سے قطعاً کوئی تعلق نہیں۔ اس ٹریکٹ میں پاکستان کی موجودہ تمام قیادت کے لئے بلا امتیاز بعض نہایت نامناسب الفاظ تشبیہات اور استعارے استعمال کئے گئے ہیں۔ اور سب کو ایک ہی لاٹھی سے ہانکا گیا ہے گو یہ بات اس وقت ہمارے زیر بحث نہیں ہے ہم صرف یہاں دکھانا چاہتے ہیں کہ ایسی پارٹیوں کا لادینی نظاموں کے انداز کو اختیار کرنا نہ صرف ممکن بلکہ لازمی ہے۔ اقتباسات ملاحظہ ہوں۔

"افراد اگر اپنی اپنی جگہ خدا کی اطاعت کرنے کا جذبہ رکھتے بھی ہوں۔ لیکن قوم جماعت اور حکومت خدا کی اطاعت سے ہٹ کر معصیت کی غیر اسلامی راہ پر چل رہی ہو۔ تو پھر افراد کے لئے بھی اطاعت کا حق ادا کرنا ممکن نہیں رہتا ...... ٹھیک اسی مقصد کے لئے جماعت اسلامی گذشتہ آٹھ سال سے جہاں اس کوشش میں تھی کہ ہر مسلمان اپنی شخصی زندگی کو اسلام کے سانچے میں ڈھالے وہاں اس کی یہ جدوجہد بھی رہی ہے۔ کہ پورا اسلامی نظام بالفعل قائم ہوجائے۔ لہٰذا جماعت اسلامی نے پاکستان کے وجود میں آتے ہی اس کے مقصد کو حاصل کرنے کی منظم کوشش شروع کردی... ... مطالبہ نظام اسلامی کی تحریک کے دباؤ کے نتیجہ میں ہماری دستور ساز اسمبلی نے جو قرارداد مقاصد پاس کی ہے۔ اس میں صاف اعلان کردیا ہے (وغیرہ وغیرہ) ...

لیکن یہ امر واقعہ ہے کہ یہ اعلان ابھی تک صرف کاغذی حیثیت رکھتا ہے۔ عملاً جو تبدیلیاں پیدا ہونی چاہئیں۔ اس اعلان کے مصنفین ان کو پیدا کرنے کے لئے کچھ نہیں کرسکے۔ ہمارا دستور اب تک ۱۹۳۵ء کا ایکٹ ہے۔ ہمارا قانون ابھی تک تعزیرات ہند کا قانون ہے۔ ہماری درسگاہوں کا نظام تعلیم ابھی تک غیر اسلامی اصولوں پر چل رہا ہے۔ ہمارے بنکوں کی بنیاد ابھی تک سود کے اصول پر ہی ہے۔ ہمارے دفتری نظام میں ابھی تک رشوت اور سفارش کا چلن ہے۔ ہمارے ریڈیو اور سنیما ابھی تک تہذیب فرنگ کی خدمت میں مصروف ہیں۔ ہمارے ماحول میں ابھی تک زنا۔ شراب اور رقص و سرود کے اڈے اپنا زہر پھیلا رہے ہیں۔ ہماری خارجہ پالیسی اب تک برطانوی خداوندوں کے تابع ہے۔ ہماری شہری آزادیوں پر غلامی کے دور کی ناروا پابندیاں

باقی دیکھیں صلا کالم ۳-۴

اپنے قومی کالج کو کامیاب بنائیے!

احباب جماعت کی حمیتِ ملی سے خطاب

(از مکرم محبوب عالم صاحب خالد ایم اے لیکچرار تعلیم الاسلام کالج لاہور)

(۱)

جب سے تعلیم الاسلام کالج قادیان سے لاہور میں منتقل ہوا ہے۔ گوناگوں مشکلات سے دوچار ہوتا رہا ہے۔ ابتداء میں چار پانچ ماہ نہر کے کنارے ایک اصطبل میں کام ہوتا رہا۔ جہاں طلبہ بالعموم زمین پر بیٹھ کر پڑھتے۔ سائنس کے عملی تجربات کیلئے ہمارے ہاں کوئی انتظام نہ تھا۔ اس لئے ایف سی کالج میں انتظام کیا گیا۔ ہمارے اساتذہ نہ صرف یہ کہ بغیر ڈیمانسٹریٹرز کے کام کرتے۔ بلکہ اپنے طلبہ کے لئے پریکٹیکل کرنے کی سہولتیں حاصل کرنے کے لئے ایف سی کالج کی کلاسوں کو بھی پڑھاتے۔ اس طرح ان پر سہ گونہ بار تھا۔

مئی ۱۹۴۸ء میں جب ہمارا کالج ڈی اے وی کالج لاہور کی عمارت میں منتقل ہوا۔ تو ہم از حد بے بسی کی حالت میں تھے۔ اس عمارت میں نہ تو کوئی سائنس کا سامان موجود تھا۔ اور نہ لائبریری کی کوئی کتاب۔ فرنیچر۔ دروازے۔ کھڑکیاں اور روشندان غائب تھے۔ عمارت محض کھنڈر تھی۔ ظاہر ہے کہ جب تک سائنس کی لیبارٹریز مکمل نہ ہو جاتیں۔ اپنے کالج میں پریکٹیکل کرنے کا انتظام نہ ہو سکتا تھا۔ اس لئے ایم۔ اے۔ او کالج جو ہمارے کالج سے قریباً ڈیڑھ میل کے فاصلہ پر ہے۔ میں پریکٹیکل کرنے کا انتظام کیا گیا۔ اس کے عوض ہمارے اساتذہ اپنے کالج کے علاوہ ایم اے۔ او کالج کی بی۔ ایس سی۔ کلاسز کو بھی سائنس پڑھاتے رہے۔ اساتذہ کی اتنی محنت اور جدوجہد کے باوجود یہ انتظام زیادہ تسلی بخش ثابت نہ ہوا۔

کیمسٹری کی لیبارٹری تو جوں توں کر کے کام کے قابل بنا لی گئی۔ مگر فزکس کا سامان پاکستان میں نایاب تھا۔ اس لئے دوسرے ملکوں میں اس کے لئے آرڈر بھجوائے گئے۔ روپیہ کے تبادلہ کی دقتوں کی وجہ سے اس میں غیر معمولی تاخیر ہوئی۔ الحمدللہ کہ اب فزکس کا سامان بھی بہت کچھ پہنچ چکا ہے کچھ دنوں تک انشاء اللہ باقی بھی پہنچ جائے گا۔ تعطیلات موسم گرما کے دوران میں ہماری لیبارٹریز پایہ تکمیل کو پہنچ جائیں گی۔ تعطیلات کے بعد کیمسٹری اور فزکس کے تجربات انشاء اللہ کالج ہی میں شروع کر دیئے جائیں گے۔

(۲)

کالج کی از سر نو تشکیل و تنظیم پر اس وقت تک سلسلہ کے لاکھوں روپیہ صرف ہو چکے ہیں قادیان میں جائداد کے نقصان کی وجہ سے صدر انجمن احمدیہ کی مالی حالت ایسی نہ تھی۔ کہ اس قدر بار برداشت کر سکتی۔ مگر سیدنا حضرت امیر المومنین المصلح الموعود ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی اولوالعزمی نے ان مشکلات کی پرواہ نہ کی۔ اور سلسلہ کی بعض دوسری ضروریات کو پس پشت ڈالنے میں بھی تامل نہ فرمایا۔ محض اس لئے کہ ہمارا قومی کالج جاری رکھا جا سکے۔ تاکہ سلسلہ کے نوجوان دوسرے کالجوں کے کفر و الحاد کے ماحول میں تعلیم حاصل کرنے کے مضر اثرات سے محفوظ رہ سکیں۔ میٹرک کا امتحان پاس کر کے ہمارے بچے جب ایک حد تک اپنے پاؤں پر کھڑا ہونے کے قابل ہوتے ہیں۔ تو انہیں مغرب زدہ کالجوں کی مسموم فضا کے سپرد کر دیا جاتا ہے۔ جہاں وہ اپنی ناتجربہ کاری و نوخیزی کی وجہ سے کفر و الحاد اور دہریت و کمیونزم کے تھپیڑوں سے بالعموم اثر قبول کئے بغیر نہیں رہتے نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ جب وہ جوان ہوتے ہیں۔ تو اسلام کی تعلیم سے بے بہرہ ہونے کی وجہ سے سلسلہ کا بار اٹھانے اور اپنی ذمہ داری ادا کرنے کے قابل نہیں ہوتے۔ اس نسل کو زہریلے مواد سے بچانے کے لئے کہ اسی کی اصلاح پر آئندہ نسلوں کی اصلاح کا بہت کچھ انحصار ہے۔ سلسلہ زر کثیر صرف کر رہا ہے۔ اس کے باوجود اگر ہمارے بچے اپنے قومی کالج کو چھوڑ کر کسی اور کالج میں داخل ہوں۔ تو یہ غیرت ملی کے فقدان کی نہایت قابل افسوس مثال ہوگی۔ مقام مسرت ہے۔ کہ غیر احمدی طلبہ ایک خاصی تعداد میں ہمارے کالج میں شوق سے داخل ہوتے اور مستفید ہوتے ہیں۔ لیکن جب ہم بعض احمدی طلبہ کی اس امر سے نسبتاً بے اعتنائی کو دیکھتے ہیں۔ تو ہمیں بے حد رنج ہوتا ہے۔ احباب ازراہ کرم اس امر پر غور فرمائیں۔ کہ محض ڈیڑھ سو طلباء کے لئے ڈگری کالج کا مکمل سٹاف رکھنا اور لیبارٹریز اور لائبریری وغیرہ پر ہر سال لاکھوں روپیہ صرف کرنا سلسلہ کی مالی حالت کے پیش نظر کس قدر مشکل ہوگا۔ لاہور کے کالجوں میں سب سے کم عمر کالج ایم۔ اے۔ او کالج ہے۔ جو تقسیم ہند سے پہلے امرتسر میں تھا۔ اس میں طلبہ کی موجودہ تعداد چھ سو کے لگ بھگ ہے۔ طلبہ کی اتنی بڑی تعداد کے باوجود اس کالج کے انتظامات میں منتظمین کو مالی لحاظ سے دقتیں پیش آ رہی ہیں۔ اس سے احباب تعلیم الاسلام کالج کی مشکلات اور پریشانیوں کا اندازہ لگا سکتے ہیں۔ اس سلسلے میں احباب جماعت کی

حمیت ملی

سے پرزور اپیل کرتا ہوں۔ کہ اپنے بچوں کو اپنے قومی کالج میں ہی داخل کروائیں۔ اس طرح نہ صرف یہ کہ بچے صحیح اسلامی ماحول میں اعلیٰ تعلیم حاصل کر سکیں گے۔ بلکہ سلسلہ کا بار بھی ایک حد تک کم ہو سکے گا۔ ۱۹۴۴ء میں جب تعلیم الاسلام کالج کا افتتاح ہوا تو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے ایک خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا تھا۔ کہ ہر احمدی جو اپنے بچے کو اعلیٰ تعلیم دلانا چاہتا ہے۔ اس کا فرض ہے کہ وہ اپنے بچے کو تعلیم الاسلام کالج ہی میں داخل کروائے بلکہ حضور نے تو یہاں تک فرمایا تھا۔ کہ اگر کسی جگہ کوئی مقامی کالج بھی ہو تب بھی اپنے بچے کو مقامی کالج میں داخل کروانا اور تعلیم الاسلام کالج میں داخل نہ کروانا ایمان اور اخلاص کی کمی کی دلیل ہوگا۔

پس احباب جماعت سے گذارش ہے۔ کہ حضور ایدہ اللہ کے ارشاد کی تعمیل میں اپنے بچوں کو تعلیم الاسلام کالج لاہور ہی میں داخل کروائیں

(۳)

تعلیم الاسلام کالج لاہور میں دوسرے کالجوں کی نسبت اخراجات بہت کم ہیں۔ کالج کی فیس دوسرے کالجوں کی نسبت کم ہیں۔ فضل عمر ہوسٹل میں کھانے کے انتظامات کی نگرانی اس رنگ میں کی جاتی ہے۔ کہ خوراک کی نوعیت پر اثر ڈالے بغیر کھانے کے اخراجات دوسرے کالجوں کی نسبت بہت کم ہوں چنانچہ ہمارے ہاں خوراک کے ماہانہ اخراجات پچیس اور چھبیس روپیہ سے بڑھنے نہیں پاتے دوسرے ہوسٹلوں میں چالیس اور پچاس روپیہ ماہانہ کے درمیان ہوتے ہیں۔ جب کہ کھانا بھی ہمارے ہوسٹل کے کھانے سے بہتر نہیں ہوتا۔ فضل عمر ہوسٹل میں رہائش وغیرہ کی فیس بھی دوسرے کالجوں سے کم ہے۔

ہمارے کالج میں دینیات کی تعلیم لازمی ہے جس میں قرآن مجید کے ترجمہ اور تفسیر تاریخ اسلام تاریخ احمدیت کے علاوہ سلسلہ کی کتب جن میں مسائل اسلامی پر بحث ہے۔ پڑھائی جاتی ہیں اس کے علاوہ ہوسٹل میں بھی طلبہ کی تعلیم و تربیت کا خیال رکھا جاتا ہے۔ استادوں کی نگرانی اور صحیح اسلامی ماحول پیدا کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ تاکہ بچے دوسرے کالجوں کی نسبت بہتر فضا میں وقت گذار سکیں۔ صبح و شام قرآن مجید اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا درس دیا جاتا ہے۔

(۴)

آخر میں کالج کے گذشتہ نتائج کے متعلق کچھ عرض کر کے خاکسار یہ مضمون ختم کرتا ہے۔ گذشتہ سال جہاں تک آرٹس کے مضامین کا تعلق ہے۔ ہمارے کالج کے نتائج خدا تعالیٰ کے فضل سے توقع سے بہتر رہے۔ ایف اے میں یونیورسٹی کی اوسط پینتیس ۳۵ فی صدی تھی۔ اس کے بالمقابل ہمارے کالج کے نتائج کی اوسط ساٹھ فی صدی کے قریب تھی۔ ایف۔ ایس۔ سی کے نتائج یونیورسٹی کی اوسط سے دو فی صدی زیادہ تھے بی۔ ایس سی کے نتائج البتہ خوش کن نہ تھے۔ اور اس کے وجوہ ظاہر ہیں۔ پریکٹیکل کرنے کے لئے لیبارٹریز کا تسلی بخش انتظام نہ تھا۔ اس کے علاوہ یہ بات بھی مدنظر رکھنی چاہیئے۔ کہ دوسرے کالج سائنس کے مضامین میں صرف فرسٹ ڈویژن میں پاس شدہ طلبہ کو داخل کرتے ہیں۔ مگر ہمارے کالج میں سائنس کے مضامین لینے والے طلبہ کی اکثریت تھرڈ ڈویژن میں پاس شدہ ہے۔ ہمارے کالج میں داخل ہونے والے طلبہ کی تعداد اس قدر کم ہے۔ کہ کسی طالب علم کو سائنس کا مضمون لینے سے روکنا اس تعداد کو اور بھی کم کرنے کے مترادف ہے۔

موسم گرما کی تعطیلات کے بعد کالج انشاء اللہ ۱۹ ستمبر کو کھل جائے گا۔ ایف۔ اے۔ ایف ایس سی (نان میڈیکل) اور بی۔ اے بی ایس سی کا داخلہ دس دن تک جاری رہے گا۔ انشاء اللہ ان کلاسوں کے علاوہ ایم۔ اے۔ اے و ایم اے عربی۔ ایم اے پولیٹیکل سائنس اور ایم۔ ایس سی کیمسٹری کی جماعتوں میں بھی غالباً داخلہ ہوگا انشاء اللہ مفصل کوائف کے لئے کالج کے دفتر سے پراسپکٹس طلب فرمایا جائے۔

درخواستہائے دعا

(۱) اخوند اقبال محمد صاحب ہیڈ کلرک انسپکٹرسی گرلز سکولز لاہور بائیں ہاتھ کی ہتھیلی پر ایک پھوڑے کی وجہ سے تکلیف میں ہیں۔ یہاں آج ان کا اپریشن کرایا گیا ہے احباب اخوند صاحب کی صحت یابی کے لئے دردِ دل سے دعا کریں۔ (ملک عزیز احمد ڈیرہ غازیخان)

(۲) میری حالت بدستور ہے۔ سانس پھولتا ہے سینے کے اندر جلن رہتی ہے۔ بھوک کی کمی ہے۔ احباب کرام دعائے صحت فرمائیں۔ (محمود حسن بنی اسرائیل لویروارڈ ۱۲ سائلی سینی ٹوریم ضلع راولپنڈی)

(۳) خاکسار کی ترقی کا معاملہ افسران بالا کے زیر غور ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ترقی عطا فرمائے۔ (مجید احمد دفتر اسسٹنٹ منیجر صاحب ریلوے کیرج شاپ مغلپورہ لاہور)

(۴) ہمشیرہ محترمہ امۃ اللہ بیگم صاحبہ کی حالت بدستور سخت تشویشناک ہے۔ چھوٹے چھوٹے بچوں کی وجہ سے بہت زیادہ پریشانی ہے۔ احباب کرام سے درخواست ہے کہ للہ دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ اللھم آمین۔ کھانسی اور تیز بخار سے نقاہت بےحد ہے۔ (خاکسار علم محمد ثالث)

فلسفۂ محبت

خدا تعالیٰ سے محبت کرنے کا آسان اور صحیح طریقہ

(سلسلہ کے لئے دیکھئے الفضل مؤرخہ ۲۲ جولائی ۱۹۴۹ء)

از حضرت صاحبزادہ پیر منظور محمد صاحب موجد قاعدہ یسرنا القرآن

۲

(۶) ششم:۔ خدا تعالیٰ کی محبت انسان سے

واضح ہو کہ خدا تعالیٰ کی محبت انسان سے افادی ہے استفادی نہیں۔ کیونکہ خدا تعالیٰ محتاج اور کمزور نہیں تاکہ اسے انسان سے فائدہ حاصل کرنے کی ضرورت ہو بلکہ وہ صمد اور بے نیاز اور غَنِیٌّ عَنِ الْعَالَمِیْن ہے۔ کیونکہ وہ کامل علم والا اور کامل قدرت والا ہے۔ قرآن شریف میں اس نے اپنے آپ کو ربّ العالمین کر کے پیش کیا ہے نہ کہ عاشق اور طالب کے الفاظ سے۔ اس کا تعلق انسانوں سے بالکل ایسا ہے جیسا کہ ماں کا بچے سے۔ ماں کو خدا تعالیٰ نے دنیا میں اپنی ربوبیت اور رحم و شفقت کا نمونہ بنایا ہے غرض خدا تعالیٰ کا تعلق بھی انسان سے محبت کا نہیں بلکہ ربوبیت اور رحم و شفقت کا ہے۔

اگر کہا جائے کہ آیت یُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهٗ میں خدا تعالیٰ نے اپنی نسبت محبت کا لفظ استعمال فرمایا ہے اور احادیث میں بھی محبت کا لفظ آیا ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ محبت کے ایک معنے اچھا سمجھنا اور پسند کرنا بھی ہیں۔ پس اس آیت میں یُحِبُّهُمْ کے یہی معنے ہیں یعنے کافروں کی نسبت خدا تعالیٰ مومنوں کو پسند کرتا ہے اور انہیں اچھا سمجھتا ہے۔ کافروں کو اچھا نہیں سمجھتا۔ اور نہ انہیں پسند کرتا ہے۔ اس کی علامت یہ ہے کہ جو انعام اکرام خدا تعالیٰ مومنوں پر کرتا ہے وہ کافروں پر نہیں کرتا۔ محبت کے دوسرے معنے یہاں لگ ہی نہیں سکتے۔ یعنے خدا تعالیٰ کی استفادی محبت انسان سے ہو ہی نہیں سکتی۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ اس آیت میں یُحِبُّهُمْ کا لفظ فرمانے میں لوگوں کی عام زبان کا لحاظ رکھا گیا ہے۔ حقیقت کا بیان کرنا مقصود نہیں۔

قرآن شریف میں حقیقت کے اظہار کو چھوڑ کر صرف زبان کا لحاظ رکھنے کی بہت سی مثالیں ہیں۔ چنانچہ قرآن شریف میں سورج کے متعلق طلوع اور غروب کے الفاظ آئے ہیں۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ سورج نہیں گھومتا۔ بلکہ زمین سورج کے گرد چکر لگاتی ہے۔ لیکن ظاہری طور پر یہی نظر آتا ہے کہ سورج طلوع کرتا ہے اور غروب ہوتا ہے۔ پس جب عام لوگوں کی زبان میں سورج کے طلوع ہونے اور غروب ہونے کے الفاظ رواج پا گئے تو قرآن شریف نے بھی لوگوں کی زبان کا لحاظ کر کے طلوع اور غروب کے الفاظ استعمال فرمائے۔ بات یہ ہے قرآن شریف سائنس اور علم ہیئت کی کتاب نہیں اور نہ دوسرے دنیاوی علوم سکھانے کے لئے قرآن شریف آیا ہے۔ بلکہ انسان کو صرف دائمی طور پر دکھ سے بچنے اور دائمی طور پر سُکھ یعنے جسمانی لذات حاصل کرنے کا طریقہ سکھاتا ہے۔ اور یہی انسان کی فطرت کا اصل مقصود اور مدعا ہے۔ دوسرے تمام دنیاوی علوم کا مدعا اور مقصد بھی یہی ہے کہ انسان دکھ سے بچے اور سکھ حاصل کرے۔ دنیاوی علوم فی نفسہٖ مدعا نہیں۔

یہ بھی یاد رہے کہ آیت مندرجہ بالا یُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهٗ میں بھی صرف دو ہی قسم کی محبت کا ذکر ہے۔ ایک وہ محبت جو خدا تعالیٰ کو اپنے بندوں سے ہے یعنے افادی محبت جو دراصل ربوبیت اور رحم و شفقت ہے۔ دوسری وہ محبت جو بندوں کو خدا تعالیٰ سے ہے یعنے استفادی محبت بوجہ مخلوق اور محدود اور کمزور اور محتاج اور کم علم اور کم طاقت ہونے کے۔

(۷) ہفتم:۔ انسان کی محبت خدا تعالیٰ سے

واضح ہو کہ خدا تعالیٰ سے انسان کی محبت بے غرض اور بے فائدہ نہیں ہو سکتی۔ پیچھے دو قسم کی محبت بتائی گئی ہے۔ ایک افادی۔ دوسری استفادی۔ اور بتایا گیا ہے کہ افادی محبت کے معنے ہیں دوسرے کو فائدہ پہنچانا۔ اور استفادی محبت کے معنے ہیں دوسرے سے فائدہ حاصل کرنا۔ اب دیکھنا چاہیئے کہ ان دو قسم کی محبت میں سے انسان کی محبت خدا تعالیٰ سے کس قسم کی ہے۔ آیا افادی ہے یا استفادی؟ سو ظاہر ہے کہ خدا تعالیٰ سے انسان کی محبت استفادی ہے۔ ثبوت یہ ہے کہ انسان خدا تعالیٰ سے فائدہ حاصل کرتا ہے۔ خدا تعالیٰ کو فائدہ نہیں پہنچاتا۔ انسان کی پوزیشن خدا تعالیٰ سے وہ ہے جو بچے کو ماں سے ہوتی ہے۔ اور خدا تعالیٰ کی پوزیشن انسان سے وہ ہے جو ماں کو بچے سے ہوتی ہے۔ ماں بچے کو بے غرض فائدہ پہنچاتی ہے۔ خدا تعالیٰ بھی انسان کو بے غرض فائدہ پہنچاتا ہے۔ بچہ ماں سے فائدہ حاصل کرنے کی بنا پر محبت کرتا ہے۔ انسان بھی خدا تعالیٰ سے فائدہ حاصل کرنے کی بنا پر محبت کرتا ہے۔

تحقیقات بالا سے ثابت ہوا کہ جس طرح ماں بچے سے بے غرض محبت کرتی ہے انسان خدا تعالیٰ سے بے غرض محبت نہیں کر سکتا۔ کیونکہ انسان خدا تعالیٰ کی ماں نہیں بلکہ اس کی مخلوق ہے اور مخلوق بغیر خالق کی ربوبیت کے ایک آن بھی قائم نہیں رہ سکتی۔ .... اس لئے صفت خلق اور صفت ربوبیت میں ایک آن کی بھی پس و پیش نہیں ہو سکتی۔ لہذا یہ ناممکن ہے کہ انسان خدا تعالیٰ سے بے غرض اور بے فائدہ محبت کرے اگر خدا تعالیٰ کی ربوبیت بند ہو جائے تو انسان اسی آن فنا ہو جائے۔

محبت کے لغوی معنے اور اس کی کیفیت

دراصل کج اعوج کے لوگوں نے محبت کے معنوں میں ہی غور نہیں کیا۔ محبت کے لغوی معنے ہی اس بات کو ثابت کر رہے ہیں کہ خدا تعالیٰ سے بے غرض محبت نہیں ہو سکتی۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ محبت کے معنے ہیں بھر جانا۔ اس کے ثبوت میں عرب کا یہ فقرہ پیش فرمایا:۔

شَرِبَتِ الْاِبِلُ حَتّٰى تَحَبَّبَتْ

یعنے اونٹ نے اتنا پانی پیا کہ اس کا پیٹ بھر گیا۔ نیز دانے اور پھلی کی مثال دی۔ فرمایا کہ دانے کو حَبّ اسی لئے کہتے ہیں۔ کہ پھلی اس سے بھر جاتی ہے۔ اور لغت میں محبت کے معنی میل کرنا بھی لکھے ہیں اب دونوں معنوں کو یعنے بھرنا اور میل کرنا کو ملا کر دیکھا جائے تو محبت کی حقیقت صاف طور پر کھل جاتی ہے۔ وہ اس طرح کہ جب کسی کا دل خدا تعالیٰ کی نسبت اس یقین سے بھر جاتا ہے کہ خدا تعالیٰ مجھے ہر ایک دکھ سے دائمی طور پر بچا سکتا ہے۔ اور ہر ایک قسم کا سکھ دائمی طور پر مجھے دے سکتا ہے اور یہ دونوں باتیں سوائے خدا تعالیٰ کے اور کسی میں نہیں تو وہ اسکی طرف میل کرتا ہے۔ اس کے دروازے پر جاتا ہے اور وہیں بیٹھا رہتا ہے اسے پکارتا ہے۔ اس کی تعریف کرتا ہے۔ اس کی تعظیم کرتا ہے اپنی عاجزی اور کمزوری اور اپنا حاجت مند ہونا اس پر ظاہر کرتا ہے۔ اپنی مراد اس سے مانگتا ہے اپنے ظاہر اور باطن سے اس کا بندہ بنجاتا ہے۔ اس کی کامل اطاعت کرتا ہے۔ اس کی رضا حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ اس کے غیر کی طرف توجہ نہیں کرتا۔ صرف اسی کا رہتا ہے۔ پھر کبھی اسے نہیں چھوڑتا۔ کیونکہ اس کے سوا اور کسی جگہ اپنا ٹھکانا نہیں پاتا۔ ہر وقت دل میں اس کو یاد رکھتا ہے۔

ان تمام مندرجہ بالا باتوں کا نام ہے محبت۔ یہ سب کچھ اس لئے کہ اسے اس کی وہ مراد حاصل ہو جس کا پیچھے حقیقت وصل کے مضمون میں ذکر آیا یعنی دائمی طور پر جسمانی دکھوں سے نجات پانا اور دائمی طور پر ہر قسم کی جسمانی لذات کا حاصل ہونا۔ مگر مذکورہ بالا محبت۔ محبت کی دو قسموں میں سے پہلی قسم ہے اس کا نام ہے محبتِ طلب۔ اور جب انسان اپنی مراد کو پہنچ جاتا ہے تو اس کے بعد اس کی محبت کا نام محبت وصل ہو جاتا ہے۔ کیونکہ زمانۂ وصل میں بھی واصل میں مندرجہ بالا تمام باتیں ہوتی ہیں۔ یہ اس لئے کہ تاکہ ایک دفعہ لذت وصل حاصل کرنے کے بعد آئندہ بھی اس کا محبوب اس کی مراد پوری کرتا رہے۔ کیونکہ مراد کا پورا ہونا محبوب کی مرضی پر اور محبوب کے اختیار میں ہے۔ یہاں سے ثابت ہوا کہ خدا تعالیٰ کا عشق اور محبت دائمی چیز ہے۔ محبت کی پہلی قسم ہجر کی تکلیف کا زمانہ ہے اور محبت کی دوسری قسم خوشی کا زمانہ ہے کیونکہ وہ وصل کا زمانہ ہے اور وصل میں سوائے خوشی کے اور کچھ نہیں ہوتا۔ اب میں حسب وعدہ ذیل میں نمبروار دلائل اس بات کے لکھتا ہوں کہ خدا تعالیٰ سے انسان کی بے غرض اور بے فائدہ محبت نہیں ہو سکتی تیسرا ثبوت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریر سے دیا گیا ہے۔

(۱) پہلا ثبوت:۔ حدیث شریف میں ہے کہ جُبِلَتِ الْقُلُوْبُ عَلٰى حُبِّ مَنْ اَحْسَنَ اِلَيْهَا۔ یعنے انسان کی فطرت یہ ہے کہ محبت اسی سے کرتا ہے جس سے اسے فائدہ پہنچے۔ یہ حدیث انسان کی فطرت اور بناوٹ کو ظاہر کر رہی ہے۔ اور صاف طور پر بتا رہی ہے کہ انسان اسی سے محبت کرتا ہے جو اسے فائدہ پہنچائے۔ پس ثابت ہوا کہ جو شخص بھی خدا تعالیٰ سے محبت کرتا ہے اس کے احسان یعنے اس سے فائدہ حاصل کرنے کی وجہ سے کرتا ہے نہ کہ بے فائدہ اور بے غرض۔ اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ محبت کی بنیاد فائدہ پر ہے۔ یعنے فائدہ ہوگا تو محبت ہوگی۔ فائدہ نہ ہوگا تو محبت بھی نہ ہوگی۔ نیز یہ بھی معلوم ہوا کہ استفادہ کی حالت میں محبت کا لفظ استعمال ہوگا اور افادہ کی حالت میں رحم و شفقت اور ربوبیت کا لفظ استعمال ہوگا۔ (باقی)

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کیلئے دعا اور صدقہ

(۱) حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی بیماری کی خبر سُن کر لجنہ اماء اللہ لاہور نے حضور کیلئے صدقہ کرنے کے لئے دو بکروں کی قیمت محترم ام داؤد صاحبہ کے ذریعے غرباء میں تقسیم کروادی اور حلقوں میں اجتماعی طور پر حضور کی جلد از جلد صحت کاملہ و عاجلہ اور درازیٔ عمر کے لئے دعا کی گئی۔ صدر لجنہ اماء اللہ لاہور

(۲) احباب جماعت احمدیہ منڈی بورے والا نے نماز جمعہ میں خاص طور پر دعا کی۔ نیز ایک بکرا بطور صدقہ ذبح کیا گیا جس کا گوشت غرباء میں تقسیم کیا گیا۔ تا اللہ تعالیٰ اپنے فضل و رحم کے ساتھ حضور پر نور کو صحت کاملہ عاجلہ عطا فرمائے اور حضور انور کا ظل ہمایوں ہمارے سروں پر تا دیر سلامت رکھے۔ شیخ عبد الرحمٰن سیکرٹری
جماعت احمدیہ بورے والا منڈی

حفاظت مرکز اور ہمارا فرض

(از سید اعجاز احمد صاحب انسپکٹر بیت المال سلسلہ احمدیہ)

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مجلس مشاورت منعقدہ قادیان سال ۱۹۴۷ء کے موقع پر وقف آمد و جائداد برائے حفاظت مرکز کی تحریک کرتے ہوئے احباب جماعت سے فرمایا تھا۔ کہ دوستوں کو نازک ایام آنے سے قبل ہی اپنی ذمہ داریوں کا احساس کرتے ہوئے فوراً اپنے وعدے دفتر بیت المال کو لکھوا دینے چاہییں اور جنہوں نے ۱۹۴۲ء کی تحریک پر جائداد و آمد وقف کی ہوئی ہے انہیں بھی چاہیئے کہ اپنی جائداد کا ۱/۱۰ حصہ یا اپنی آمد کا ۱/۱۲ حصہ ادا کر دیں۔ اس تحریک کے چندہ کی ادائیگی کے لئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے چھ ماہ کی میعاد مقرر فرمائی تھی۔ اب ایسے نازک ایام میں جبکہ ہمارا مرکز ہاں وہ مرکز جس میں خدا تعالیٰ کا موعود مسیح پیدا ہوا اور جس میں اس نے اپنی محبوب زندگی کے محبوب دن اسلام و احمدیت کی اشاعت میں گزارے۔ اور جس مقدس بستی میں اس کا جسد اطہر مدفون ہے وہاں ۳۱۳ نفوس ہم سب کی نمائندگی کرتے ہوئے موجود ہیں۔ ہمارے لئے ضروری ہے کہ ہم ان کے نان و نفقہ کا انتظام باحسن طریق پر انجام دیں۔ سیدنا حضرت ... نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۲/۱۰/۴۸ میں ارشاد فرمایا ہے۔ "ہندوستان کے بعض لوگوں کو قادیان کا اجاڑنا پسند ہے۔ آباد رکھنا پسند نہیں۔ انہیں (یعنی درویشوں کو) تو وہی کھانا کھلائیں گے۔ جو اپنے مرکز سے محبت رکھتے ہیں۔ اور جن کا یہ ایمان ہے کہ چاہے قادیان آج بہت سے احمدیوں سے کٹ گیا ہے۔ لیکن ایک وقت ایسا ضرور آئیگا جب دنیا کی اصلاح اور انصاف کے کام کا مرکز قادیان ہوگا۔ وہی لوگ ہیں جو اس کے لئے ہر قسم کی قربانی پیش کریں گے۔ وہی ہیں جو اس کے لئے اپنے اموال کو قربان کریں گے۔ وہی ہیں جو اپنی جانوں کو پیش کرکے قربانی کے لئے پیش کریں گے"۔ پھر حضور دوسری جگہ فرماتے ہیں۔ "پہلے یہ ضروری ہے کہ ۱۹۴۷ء میں جو وعدے کئے گئے تھے۔ انہیں جلد از جلد پورا کیا جائے۔ تاکہ لوگ وعدہ خلافی کے جرم میں عذاب کے مورد نہ بنیں"۔

پس مبارک ہے وہ۔ جو بانی احمدیت کے مقدس شہر کی حفاظت کے سلسلہ میں اپنی قربانی پیش کرکے اپنے کئے ہوئے وعدہ کو جو معمولی انسان سے نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کے موعود خلیفہ کے ساتھ کیا ہوا ہے پورا کرتا ہے۔

اے عزیزو! یہ دنیا فانی ہے اس کا مال فانی ہے۔ اور ہم سب کے لئے ضروری ہے کہ ہم آخرت جو ... فنا ہونیوالی دنیا کے لئے سامان جمع کریں ... میں ہے ہر اس شخص کو جس نے مجلس مشاورت قادیان کے موقع پر یا پہلے یا بعد میں تحریری وعدہ لکھوایا تھا۔ فوراً اپنے وعدے ... پورا کر دینا چاہیئے۔

ابھی مبارک موقع روز روز میسر نہیں آئے۔ سیکرٹریان مال جماعت ہائے کی خدمت میں بھی گذارش ہے کہ وہ کچھ وقت دے کر بھی اس چندہ کی تحصیل کا کام نہ صرف خود بلکہ محصلین کے ذریعہ کر دیں۔

مبارک ہے وہ جو خود بھی آگے آنے کی کوشش کرتا ہے۔ اور اپنے دوسرے بھائی کو بھی صف اول میں کھڑا ہونے کی تحریک کرتا ہے۔

اے خدا تو ان کی حفاظت کر جو مرکز احمدیت کی حفاظت کرتے ہیں۔ آمین ثم آمین۔

تقرر عہدہ داران جماعت ہائے احمدیہ

مندرجہ ذیل جماعتوں میں اصحاب ذیل کو عہدہ دار منظور کیا جاتا ہے۔ متعلقہ جماعتیں نوٹ فرما لیں اور اس منظوری کے مطابق سابقہ عہدہ داران سے چارج لے کر کام شروع کر دیں۔ وباللہ توفیق۔ (ناظر اعلیٰ)

(۱۳) پنج ہتھ ضلع گوجرانوالہ
- پریذیڈنٹ :- چوہدری میراں بخش صاحب
- سیکرٹری مال :- مرزا رشید احمد صاحب
- امام الصلوٰۃ :- مستری دریام دین صاحب
- سیکرٹری تبلیغ :- " " "

(۱۴) پلنگ پور ضلع گوجرانوالہ
- پریذیڈنٹ :- مولوی فتح محمد صاحب مولوی فاضل
- سیکرٹری مال :- چوہدری محمد شفیع صاحب
- امور عامہ :- " " "
- امام الصلوٰۃ :- مولوی فتح محمد صاحب مولوی فاضل
- سیکرٹری تبلیغ :- " "

(۱۵) حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ
- پریذیڈنٹ :- شیخ قدرت اللہ صاحب میونسپل کمشنر ...
- سیکرٹری مال :- شیخ رحمت اللہ صاحب
- محاسب :- شیخ عبدالرحمن صاحب
- امین :- شیخ حبیب ... صاحب وکیل
- سیکرٹری تبلیغ :- ماسٹر عطا محمد صاحب بی اے منشی فاضل
- " تعلیم و تربیت :- ماسٹر غلام محمد صاحب عبد بی اے منشی فاضل ایس ...
- امور خارجہ و عامہ :- شیخ حبیب اللہ صاحب وکیل
- امام الصلوٰۃ :- مولوی محمد مراد صاحب

(۱۶) مظفر گڑھ شہر
- پریذیڈنٹ :- اقبال احمد خان صاحب
- سیکرٹری مال :- محمد عبداللہ صاحب
- جنرل سیکرٹری :- محمد عبداللہ صاحب

(۱۷) راولپنڈی
- سیکرٹری تبلیغ :- فضل محمد خان صاحب ملٹری اکاؤنٹس
- " وصایا :- عبدالمنان صاحب ناہید
- آڈیٹر :- شیخ عبدالحمید صاحب

(۱۸) چک ۸۶ شمالی سرگودھا
- پریذیڈنٹ :- چوہدری برزاد خان صاحب
- سیکرٹری مال :- چوہدری مبارک احمد صاحب

(۱۹) چک ۸۷ شمالی سرگودھا
- پریذیڈنٹ :- چوہدری غلام قادر صاحب
- سیکرٹری مال :- " "

(۲۰) چک ۷۹
- پریذیڈنٹ :- چوہدری ظہور احمد صاحب
- سیکرٹری مال :- " "

(۲۱) راولپنڈی
- نائب امیر :- میاں عطاء اللہ صاحب وکیل
- سیکرٹری مال :- چراغ الدین صاحب
- پریذیڈنٹ حلقہ ۳ گوالمنڈی :- مرزا بشیر احمد صاحب
- " تعلیم و تربیت :- ماسٹر محمد علی صاحب اظہر
- جنرل سیکرٹری :- چوہدری عبداللہ صاحب
- امین :- پیر صلاح الدین صاحب

(۲۲) پھالیہ دن منڈی ضلع گجرات
- پریذیڈنٹ :- شیخ فضل کریم صاحب
- سیکرٹری مال :- چوہدری عبدالرزاق صاحب
- " تبلیغ :- خواجہ عبدالحمید صاحب ...

(۲۳) قلعہ صوبا سنگھ ریلوے سٹیشن ضلع سیالکوٹ
- پریذیڈنٹ :- مولوی صابر علی صاحب ہاشمی ہیڈ ماسٹر ڈسٹرکٹ بورڈ ہائی سکول

(۲۴) ناصر آباد سندھ
- سیکرٹری مال :- چوہدری نصیر احمد صاحب اکاؤنٹنٹ دفتر لوکل انجمن
- امام الصلوٰۃ :- چوہدری ناصر الدین صاحب ہیڈ کلرک

(۲۵) میرپور خاص سندھ
- پریذیڈنٹ :- ڈاکٹر محمد عبدالرحمن صاحب صدیقی

وفات

(۱) میری پھوپھی غلام فاطمہ صاحبہ والدہ مبارک احمد صاحب انور کارکن نظارت بیت المال قریباً ڈیڑھ ماہ بیمار رہنے کے بعد مورخہ ۲۵ جولائی کو دھرم پورہ لاہور میں وفات پا گئیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں اسلئے انہیں امانتاً دفن کیا گیا۔ احباب بلندی درجات کے لئے دعا فرمائیں۔

بشارت الرحمن ایم اے تعلیم الاسلام کالج لاہور

(۲) میری بیوی عرصہ ۶ ماہ بیمار رہ کر ۲۹/۷/۴۹ کی شام کو اس جہان فانی سے رحلت کر گئی ہے۔ احباب دعائے مغفرت فرمائیں۔

بشیر احمد چکوالی آف (دار البرکات قادیان) حال اعوان سٹریٹ چکوال ضلع جہلم

اسلامی نظام سراسر ایک خلافت کا نظام ہے اس لئے یہاں قیادت سے خلیفہ ہی مراد لیا جاسکتا ہے کیا "آئیوالے" انتخابات میں خلیفہ کا انتخاب ہوگا؟ پھر یہ اسلامی دستور بنانے کے لئے نئی دستور ساز اسمبلی کیا بلا ہے۔ کیا اسلامی دستور ابھی بنایا جاتا ہے؟ کیا یہ قرآن مجید اور اسوہ رسول اللہ اب کافی نہیں رہے؟ ہمیں سمجھ نہیں آتی کہ وہ کونسے صالحین ہیں جو ایسی "دستور ساز اسمبلی" کے رکن بننے کے لئے تیار ہیں جو قرآن کریم اور اسوہ رسول اللہ کی موجودگی میں دستور بنانے کی جسارت کرے گی۔ اور اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ کے قانون پر حد بندیاں لگائے گی۔

الغرض اس ٹریکٹ میں اسلامی نظام سے کلی ناواقفیت کا نہایت مضحکہ خیز مظاہرہ کیا گیا ہے حقیقت یہ ہے اس جماعت کے لیڈر خود اپنے لئے سیاسی اقتدار کے بھوکے ہیں اور خدا اور رسول کے نام کو آڑ بنا کر اپنی ہوس پوری کرنا چاہتے ہیں انہوں نے چند سادہ دل مسلمانوں کو قیام دین کا سبز باغ دکھا کر اپنے ساتھ ملا لیا ہے۔ اگر اس جماعت کے دل میں قیام دین کی حقیقی تڑپ ہوتی تو وہ انبیاء علیہم السلام کا طریق کار اختیار کرتی۔ خواہ بظاہر اس کا مقصد کتنا ہی مقدس نظر آتا ہو۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ وہ ہر جائز و ناجائز طریقے سے اپنا اقتدار قائم کرنا چاہتی ہے۔ اسکی سیاسی جدوجہد سے پاکستان میں فتنہ و فساد کا ایک اور باب کھل سکتا ہے اور کچھ بھی نہیں ہو سکتا۔ ایسی جماعت خواہ کتنی بھی پر خلوص ہو کسی اسلامی ملک کے لئے مفید نہیں ثابت ہو سکتی۔ کیونکہ اس کی وجہ سے ہر وقت ملک میں اندرونی فتنوں کے بپا ہونے کا امکان ہوتا ہے ایسی اسلامی جماعتوں کے قیام یا انفرادی جدوجہد کی اسلام قطعاً اجازت نہیں دیتا جن کی سرگرمیاں ملک میں بدامنی کو مواد دیتی ہوں خواہ ان کا مقصد کتنا بھی نیک ہو اور خواہ وہ کتنے بھی صالحین کی جماعت یا صالح ہو۔ چنانچہ حضرت عثمانؓ کے وقت کی ایک نظیر موجود ہے۔ ہر ایک مسلمان جانتا ہے کہ حضرت ابوذر غفاریؓ کا صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں کیا رتبہ ہے ان کے خلوص نیت پر دشمن سے دشمن بھی حرف گیر نہیں ہو سکتا۔ دمشق میں امرا کے خلاف جو مہم آپ نے شروع کی تھی وہ اپنے مقصد کی خوبی میں قرآن کریم کی تعلیم کے عین مطابق تھی۔ اس میں کسی کو اختلاف نہیں تھا۔ لیکن چونکہ اس سے ملک میں بدامنی پھیلتی تھی اس لئے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ جیسے قدرشناس خلیفہ وقت کو بھی انہیں اپنی سرگرمیوں سے روکنے کیلئے غیر معمولی طریق اختیار کرنا پڑا۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ محض مقصد کی نیکی اور خلوص نیت کی وجہ سے کسی جماعت کو ملکی سیاست میں اسطرح حصہ لینے کی اسلام اجازت نہیں دیتا کہ جس کا نتیجہ ملک میں بدامنی پھیلنے کا خوف ہو اور کوئی جماعت جو سیاسی اسلام کا مقصد لیکر کھڑی ہوتی ہے اس سے بچ نہیں سکتی۔ اس لئے انبیاء علیہم السلام نے اس طریق کار کو مردود قرار دیکر کبھی اختیار نہیں کیا۔

درخواست ہائے دعاء

(۱) برادرم بابو عبدالرحمٰن صاحب ایم۔ اے کی اہلیہ محترمہ عرصہ سے بیمار چلی آتی ہیں۔ احباب کرام سے التماس ہے کہ دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے نیز دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ اولاد نرینہ و صالح عطا فرمائے

(خاکسار غلام محمد ثالث)

(۲) کئی روز سے بخار میں مبتلا ہوں۔ شدت بخار کے باعث سخت پریشانی ہے۔ احباب کرام سے درخواست ہے کہ میرے لئے درد دل سے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے جلد صحت عطا فرماوے آمین

(ملک منظور احمد ٹیچر شجاع آباد ملتان)

ضرورت ہے

ملتان ڈویژن میں سامان لے جانے کے کام (Carriage) کے لئے ٹھیکیداروں کی ضرورت ہے۔ شرائط اور ٹینڈر فارم کے لئے دستخط کنندہ ذیل کو لکھیے۔ ٹینڈر وصول کرنے کی آخری تاریخ ۱۵ اگست ۱۹۴۹ء

جی۔ ڈی۔ جیب
ایگزیکٹو انجینئر ملتان۔ پراونشل ڈویژن ملتان
پی۔ ڈبلیو۔ ڈی۔ بی اینڈ آر۔ برانچ

اشتہار زیر دفعہ ۵۔ رول ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی

بعدالت جناب ایس ڈی او صاحب بہادر سپیشل کلکٹر لیہ

اللہ وسایا۔ محمد یار۔ اللہ جوایا۔ غلام علی۔ نظر علی پسران کوڑا و خودو ولد محمد شریف اقوام سامیہ۔ چندہ رام پنوں رام۔ چاندی رام۔ لوکو رام۔ چندہ رام بچ تھلی رام پسران جیو ہار رام اقوام سکو رترہ ساکن موضع رو لکہ تھل جنڈی تحصیل لیہ۔

بنام

بوسہ رام

بابو جوئی ملک الرحمن کھاتہ ۶۰ و ۶۱ کھاتہ ۶۲ و کھاتہ ۶۳ چاہ کو ٹھے والہ رقبہ موضع رو لکہ تھل جنڈی بنام بیلا رام۔ سو بھا رام پسران بول چند اقوام سیلانی سکنہ موضع ہجیرہ تحصیل لیہ حال مشرقی پنجاب ادہتان

بوسہ رام ولد بالا دین پرسوت رام ولد لکھو تہ رام قوم نارنگ سکنہ لیہ حال مشرقی پنجاب مرہتان

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مسمی بوسہ رام وغیرہ مذکور کو تعمیل سمن سے دیدہ دانستہ گریز کرتا ہے اور روپوش ہے اس لئے اشتہار بنام بوسہ رام وغیرہ مذکور جاری کیا جاتا ہے کہ اگر مذکور تاریخ ۹ماہ ستمبر ۱۹۴۹ء کو مقام لیہ حاضر عدالت نہیں ہوگا تو اس کی نسبت کارروائی یکطرفہ عمل میں آئے گی آج بتاریخ ۱۹ ۷ ۴۹ کو بدستخط میرے اور مہر عدالت کے جاری ہوا۔

دستخط حاکم — مہر عدالت

ہمارا خدا

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب کی تصنیف "ہمارا خدا" بہت دوست طلب کرتے تھے۔ اس واسطے ہم نے اس کے بہت سے نسخے منگوا کر اپنی دوکان میں رکھے ہیں جو صاحب چاہیں قیمت بھیجکر یا وی پی منگوالیں قیمت فی نسخہ غیر محصولڈاک اس کے علاوہ ہوگا

جلال الدین مالک سیلون ریٹائرڈ
ڈاکخانہ چنیوٹ ضلع جھنگ مغربی پنجاب

اہل اسلام کس طرح ترقی کرسکتے ہیں؟

کارڈ آنے پر مفت

عبداللہ الہ دین
سکندرآباد دکن

ضرورت ہے

ویسٹ پنجاب کوآپریٹو فروٹ ڈویلپمنٹ بورڈ لمیٹڈ لائل پور میں

مندرجہ ذیل اسامیاں پُر کرنے کے لئے درخواستیں مطلوب ہیں

(الف) ایک اسسٹنٹ سیکرٹری: بمشاہرہ ۱۰۰-۱۰-۱۵۰/۱۰-۲۰۰-۱۰-۳۰۰

معیار تعلیم: فرسٹ کلاس بی۔ اے جو اقتصادی تجربہ رکھتا ہو۔ انگلش یا اکنومکس کے ایم۔ اے کو ترجیح دی جاوے گی۔ امیدوار انگریزی سے اردو ترجمہ کرنے کی مہارت رکھتا ہو۔ اس کے علاوہ انتظامی قابلیت اور تجربہ نہایت ضروری ہے۔

(ب) ایک نرسری اوورسیر: بمشاہرہ ۷۵-۵-۱۲۵

معیار تعلیم: میٹرک پاس اور زراعتی کالج لائلپور کی مالی کلاس کا سند یافتہ کم از کم پانچ سال کا عمل نرسری کا تجربہ ضروری ہے ریٹائرڈ ایگریکلچرل اسسٹنٹوں و مقدموں کو جو ہارٹیکلچر کا تجربہ رکھتے ہوں۔ ترجیح دی جائے گی۔

(ج) دو جونیئر کلرک: بمشاہرہ ۵۰-۳-۸۰-۴-۱۰۰

معیار تعلیم: کم از کم فرسٹ ڈویژن میٹرک پاس۔ زیادہ تعلیم یافتہ کو ترجیح دی جائے گی۔ دفتری کاروبار کا تجربہ۔ ۳۵ لفظ فی منٹ ٹائپ کرنا جانتا ہو۔ شارٹ ہینڈ۔ بکنگ اکاونٹ وغیرہ جانتا ہو تو ترجیح دی جائے گی۔

نوٹ:
1. امیدوار ایک سال کے عرصہ تک آزمائشی طور پر کام کریں گے۔
2. تنخواہ حسب قابلیت مقرر کی جائے گی۔
3. تمام اسامیوں کے لئے بورڈ کا منظور کردہ مہنگائی الاؤنس بھی ہے
4. آزمائشی عرصہ گذرنے کے بعد ملازم بورڈ کے پراویڈنٹ فنڈ میں چندہ دینے کا حقدار ہوگا۔
5. عمر کی کوئی قید نہیں ہے۔
6. جو امیدوار چن لئے جائیں گے۔ ان کو اپنے خرچ پر انٹرویو کے لئے آنا ہوگا۔
7. کامیاب امیدواروں کو مبلغ ۵۰۰ و ۳۰۰ و اور ۲۵۰ روپے بطور ضمانت الف۔ اور ب ملازمتوں کے لئے اور ج کے لئے بالترتیب جمع کرانے ہونگے۔ یا کسی مستند انشورنس کمپنی کی فیڈیلیٹی گارنٹی پر مندرجہ بالا قیمتوں کے لئے دستخط کرنے ہوں گے۔
8. مندرجہ بالا اسامیوں کے لئے درخواستیں آنریری سیکرٹری ویسٹ پنجاب کوآپریٹو فروٹ ڈویلپمنٹ بورڈ لائلپور کے پتے پر ۱۰ اگست ۱۹۴۹ء تک پہنچ جانی چاہئیں۔

نذیر احمد مخدوم آنریری سکرٹری

حب اطہر رجسٹرڈ: اسقاط حمل کا چالیس سالہ مجرب علاج: فی تولہ ۸/ مکمل کورس پونے چودہ روپے ۱۳-۱۲-۰ میسرز حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ

پاکستان کو ٹیکنیکل امداد ضروری ہے (سنڈے آبزرور)

لندن یکم اگست "سنڈے آبزرور" کے مشہور سیاسی نامہ نگار مسٹر او۔ ایم۔ گرین نے وزیر اعظم لیاقت علی خاں کے اس بیان پر تبصرہ کیا ہے جو انہوں نے مئی میں برطانیہ میں دیا تھا۔ انہوں نے کہا تھا کہ اس قسم کے احساسات ہیں کہ برطانیہ پاکستان سے دلچسپی نہیں رکھتا۔ او۔ ایم گرین نے لکھا ہے کہ حالیہ ایام میں دونوں ملکوں کے درمیان تجارتی تعلقات اور خاص طور پر کراچی جانیوالے برطانوی تجارتی مشن کے سوال پر لندن میں پوری طرح گفتگو ہو چکی ہے۔

گرین نے لکھا ہے ... ان میں پاکستان کی ... شکایت کی پر زور تردید کی گئی ہے کہ برطانیہ میں پاکستان کے تجارتی امکانات سے عدم توجہی برتی جا رہی ہے۔ ۱۹۴۸ء میں پاکستان نے ہم کو ایک کروڑ ستر لاکھ پونڈ کا سامان بھیجا اور چار کروڑ پونڈ کا سامان منگوایا۔ جنوری اپریل کے اعداد و شمار سے ظاہر ہوتا ہے کہ ۱۹۴۹ء میں اگر یہ اعداد زیادہ نہ ہوئے تو برابر یقینی ہوں گے۔

بہر حال لندن کا خیال ہے کہ ایک تحریری تجارتی معاہدے کے تحت ممکن ہے پاکستان کو برطانیہ سے زیادہ کی بجائے کم مال ملے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ ایک زیادہ کار آمد اقدام جس سے یہ بات زیادہ ثابت ہوگی کہ پاکستان کے ساتھ برطانیہ کو کتنی ہمدردی ہے یہ ہوگا کہ پاکستان کی ترقی کی صنعتی اسکیموں میں مدد دینے کے لئے برطانیہ چند ٹیکنیکل ماہرین کو بھیجا جائے۔ غالباً مستقبل قریب میں ایسا کیا جائے گا۔ (استار)

کنیڈا نے سرکاری طور پر ایٹم بم کو تسلیم کر لیا

اوٹاوا یکم اگست۔ ایٹم بم کو آخر کار سرکاری طور پر تسلیم کر لیا گیا ہے۔ ہر فرد کو قانونی طور پر ریڈیو ایکٹو معدنیات یا اس سے تیار کی ہوئی اشیاء کو باہر بھیجنے کے لئے اجازت نامے کی ضرورت ہوگی۔ ایٹم بم دوسری شے کے تحت آتا ہے۔

ایک عام حکمنامہ کے ذریعہ اس کا فیصلہ کیا گیا جس میں سینکڑوں اشیاء ایسی ہیں جن کے لئے اجازت نامے کی ضرورت ہوگی اگر ان کو برآمد کرنا مقصود ہے۔ جتنا یورینیم خام صورت میں کینیڈا میں نکالا جائے گا وہ قانوناً حکومت کے ہاتھ فروخت کر دیا جائے گا۔ مسلح محافظ اسکی حفاظت کریں گے ایک سرکاری ترجمان کے مطابق ریڈیو ایکٹو مادوں کو اس ترتیب میں اسلئے رکھا گیا ہے کہ حکومت امریکہ نے درخواست کی تھی۔ کہ اسکو کینیڈا کی راہ سے برآمد کرنا غیر قانونی قرار دیدیا جائے۔ (استار)

تیل کی دنیا میں مشرق وسطی کی اہمیت

لندن یکم اگست۔ مشرق وسطی کے تیل کے چشموں کی ترقی نے دنیا کی تیل کی صنعت کی ہیئت میں تبدیلی شروع کر دی ہے اور یہ سلسلہ جاری رہے گا۔ یہ تبصرہ "سنڈے آبزرور" کے صنعتی نامہ نگار نے تیل کی دنیا پر ایک مقالے میں آج کیا ہے۔ اس نے لکھا ہے "امریکہ میں زیادہ ذخیرہ ہونے اور پیداوار کی قیمت میں کمی ہونے کی وجہ سے یہ امر یقینی ہے کہ مشرق وسطی کے تیل کے چشمے ایک دن تیل کی پیداوار میں دنیا کی رہنمائی کریں گے۔ فی الحال اس کے پیچھے رہ جانے کی وجہ تیل صاف کرنے والے کارخانوں کی کمی ہے جو دو تہائی شمالی امریکہ میں ہیں۔ یہ بات گو کچھ مہمل سی معلوم ہوتی ہے۔ لیکن حقیقت میں درست ہے کہ دنیا میں تیل با افراط ہے۔ لیکن اس کے بعض حصوں میں پیٹرول کی کمی ہے۔

اس نے مزید لکھا ہے کہ امریکہ میں ۱۹۳۸ء کے مقابلے میں پیٹرول کا استعمال ستر فیصدی بڑھ گیا ہے اور تنہا امریکن اس وقت اس مقدار میں پیٹرول استعمال کر رہے ہیں۔ جتنا پہلے تمام دنیا میں استعمال ہوتا تھا۔ جون کے آخیر مغربی یورپ کی تیل کی مانگ جنگ سے پہلے کے زمانے میں دو تہائی زیادہ تھی۔ (استار)

ترکی اور شام میں تعلقات گہرے ہو رہے ہیں

دمشق یکم اگست۔ شامی دارالحکومت میں ترکی اور شام کے درمیان گہرے تعلقات خصوصاً معاشی اور فوجی ... کے لئے مختلف تحریکوں کا مظہر ہے

ترکی کے وزیر متعینہ شام علی بے عبدالاحد آغا ان دونوں ملکوں کے درمیان ایک معاشی اور مالی سمجھوتہ کرانے کے لئے شامی وزیر خزانہ سے گفتگو کر رہے ہیں ادھر ترکی جنرل ... صدر حسنی الزعیم کے ہمراہ شامی سرحدوں کا دورہ کر رہے ہیں اور صدر نے ان فوجی سرگرمیوں کا تذکرہ کیا ہے جو شامی فوج نے ان کے تحت ... دیں۔ اس کے بعد جنرل ... یوسف عظم کے مقبرے پر گئے اور پھول چڑھائے ... خدمات انجام دیتے ہوئے ہلاک ہوئے تھے (استار)

شام میں صنعتی تعلیم

قاہرہ یکم اگست۔ مصری وزارت تعلیم اپنے ایک ... شام اور مصر کے درمیان ثقافتی تعلقات بڑھانے کے لئے مقرر کرے گی۔ (استار)

مسٹر شمس الحق کی پراسرار گمشدگی کا معاملہ ابھی حل نہیں ہو سکا

صوبہ مسلم لیگ کی تحقیقاتی کمیٹی کی رپورٹ

(اسٹاف رپورٹر سے)

لاہور یکم اگست۔ معلوم ہوا ہے کہ مشہور مسلم لیگی کارکن مسٹر شمس الحق کی پراسرار گمشدگی کے سلسلے میں صوبہ مسلم لیگ کی مقرر کردہ تحقیقاتی کمیٹی یہ معلوم کرنے میں کامیاب نہیں ہو سکی کہ مسٹر شمس الحق از خود روپوش ہوئے ہیں یا انہیں اغوا کیا گیا ہے۔ کمیٹی نے چھ صفحات پر مشتمل جو مختصر رپورٹ پرسوں صدر صوبہ مسلم لیگ کی خدمت میں پیش کی ہے۔ اس کا رجحان اس غالب گمان کی طرف ہی بتایا جاتا ہے کہ کہیں ان کو خطرناک دام میں پھانسنے کی کوئی مذموم کوشش نہ کی گئی ہو۔ متعلقہ حلقوں سے پتہ چلا ہے کہ کمیٹی نے بالآخر تجویز پیش کی ہے کہ بہتر یہی ہے کہ ان افسروں کو جو کسی نہ کسی رنگ میں اب تک اس معاملے سے متعلق ہیں۔ کچھ عرصہ کی رخصت دیدی جائے اور تحقیقات کا کام کوئی آزاد ایجنسی از سر نو سر انجام دے۔ مسلم لیگ کی یہ تحقیقاتی کمیٹی ملک لال خان۔ بیگم سلمیٰ تصدق حسین اور عبدالحمید دستی پر مشتمل تھی۔

اغوا شدہ کشمیری خواتین کی واپسی کا مطالبہ

(اسٹاف رپورٹر سے)

لاہور یکم اگست۔ اغوا شدہ خواتین کی بازیافت کمیٹی کے صدر شیخ صادق حسن نے خواجہ شہاب الدین وزیر داخلہ پاکستان اور گوپال سوامی آئنگر وزیر خارجہ ہندوستان کو ایک تار ارسال کیا ہے۔ جس میں ان کی توجہ اس امر کی طرف مبذول کرائی گئی ہے کہ چھینی ہوئی کشمیری خواتین کی واپسی کا کام دونوں حکومتوں میں بالکل بند پڑا ہے ان کے لواحقین کے متعلق جانچ پڑتال کا کوئی خاطر خواہ نتیجہ بر آمد نہیں ہوا۔ جس کی ایک بڑی وجہ یہ ہے کہ ان میں سے بہت سے ہلاک ہو چکے ہیں ان بدقسمت خواتین کی ذہنی کوفت کو دور کرنے کے لئے زبردست مساعی کی ضرورت ہے۔ چنانچہ ان تمام خواتین کا جو دوسری مملکت میں ہیں مزید تاخیر کے بغیر فی الفور تبادلہ ہو جانا چاہیئے۔

عازمین حج اور ٹیکہ کے سرٹیفکیٹ

لاہور یکم اگست محکمہ تعلقات عامہ مغربی پنجاب کی سرکاری اطلاع ہے کہ افسران محکمہ صحت عامہ کراچی کے نوٹس میں یہ بات آئی ہے کہ حج کو جانے والے بعض اشخاص کے پاس ٹیکہ کے باقاعدہ سرٹیفکیٹ موجود نہیں ہوتے اس کی وجہ سے انہیں کافی دقت کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ لہذا حج کیلئے بندرگاہ پر جانے سے پیشتر انہیں باقاعدہ سرٹیفکیٹ حاصل لینے چاہئیں۔

ریونیو افسر پی ڈبلیو۔ ڈی کا دفتر بجلی

لاہور یکم اگست ۱۹۴۹ء سے ریونیو افسر پی۔ ڈبلیو ڈی کا دفتر بجلی واقع عمارت ملڈ نگس لاہور صبح ۱۰ بجے سے شام کے پانچ بجے تک کھلا رہے گا۔ بجلی کے کرایوں کی وصولی ہر کام والے دن میں صبح دس بجے سے تین بجے بعد دوپہر کے درمیان ہوا کرے گی صرف جمعہ کے دن صبح ۱۰ سے بارہ بجے دوپہر تک بجلی کے بلوں کی وصولی ہوا کرے گی۔

۱۲ بارہ ہزار بلوچیوں کی مسلم لیگ میں شمولیت

کوئٹہ یکم اگست۔ یہاں آمدہ ایک اطلاع کے مطابق ضلع چاغی کے بارہ ہزار سنگل بلوچیوں کے آخری گروپ نے بھی مسلم لیگ میں شامل ہونے کا اعلان کر دیا ہے۔ ضلع چاغی کے ڈسٹرکٹ مسلم لیگ کے سیکرٹری نے مجھ میں مطلع کیا ہے کہ انہوں نے رسمی طور پر لیگ میں شمولیت اختیار کر لی ہے اور مسلم لیگی رہنماؤں اور ان کے قومی تعمیر کے پروگرام پر پورے اعتماد اور اشتراک کا یقین دلایا ہے۔ (استار)

اسلامی کانفرنس کی اہمیت

لندن یکم اگست۔ آئندہ ماہ نومبر میں اسلامی ممالک کی جو اقتصادی کانفرنس پاکستان نے کراچی میں منعقد کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ یہاں کے سیاسی مبصر اس کو بہت اہمیت دے رہے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ پاکستان بحیرہ روم سے لے کر خلیج فارس تک کے وسیع علاقہ میں ثقافتی اور زرعی ترقی کا بیڑہ اٹھا کر حد درجہ بلند ہمتی اور اعلیٰ حوصلگی کا ثبوت دے رہا ہے اور اس کی قیادت کی اہلیت دن بدن نمایاں ہوتی جا رہی ہے۔ چنانچہ حال ہی میں پاکستان کی لیڈر شپ کی اہمیت پر یہاں کے متعدد اخبارات نے اداریے لکھے ہیں۔ (استار)

ترکی کے نئے طیارے

نیویارک یکم اگست۔ امریکہ کی فضائی فوج نے ابھی حال ہی میں لاک ہون پنسلوانیا کی ایئر کرافٹ کارپوریشن سے کہا ہے کہ وہ ۱۰۵ ایئر ٹیلیری رسیاٹنگ طیارے بنائے۔ یہ طیارے ترکی کو دئیے جائیں گے یہ طیارے ایل ۱۸ کے نمونے کے ہوں گے اور ان پر ترکی کی فضائی فوج کا نشان ہوگا۔ دوسری جنگ عظیم میں اس قسم کے جو مشہور ایل ۵ طیارے استعمال ہوئے تھے یہ ان سے بہت بہتر ہوں گے۔ (استار)